# ازدواجی زندگی ، اسلام کی نظر میں

انسان کا لباس اس کی زیب و زینت کا ذریعہ ہوتا ہے اس طرح مرد اور عورت دراصل باہم ایک دوسرے کا حسن و جمال ہوتے ہیں

سورۃ الروم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے بیویاں پیدا کی ہیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔ اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔''

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی بساط انسانوں کیلئے بچھائی ہے اور اسے خوب حسین وجمیل اور زیب و زینت والا بنایا ہے اور ہر چیز کو یہاں جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا ہے۔ انسان کی تخلیق بھی جوڑے کی شکل میں ہوئی اور زوجین کے تعلق کو قرآن نے انسانوں کے درمیان سب سے پہلا رشتہ قرار دیا ہے۔ اس رشتے کی بنیاد پر تمام رشتے ناتے بنتے اور پروان چڑھتے ہیں اس لئے زوجین کے باہمی تعلق کو دینِ اسلام میں انتہائی اہم قرار دیا ہے اور اس کے قیام کیلئے عقدِ زواج یعنی نکاح کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ نکاح وہ بندھن ہے جس کے ذریعے مرد اور عورت کا باہمی تعلق قائم ہوتا ہے۔ اس تعلقِ باہمی کی مضبوطی اور خاندان کے استحکام کی خاطر اللہ تعالیٰ نے زوجین کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے ایسی رحمت اور محبت پیدا کر دی ہے جیسی کسی اور جوڑے کو عطا نہیں کی گئی۔ اسی باہمی الفت و محبت کا ذکر مندرجہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔

زوجین کے باہمی تعلق کو قرآنِ کریم میں ایک اور جگہ بڑے ہی لطیف اور حسین پیرائے میں یوں ذکر کیا گیا ہے:

''وہ (عورتیں) تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کیلئے لباس ہو۔'' (البقرہ 187)۔

انسان کا لباس اس کی زیب و زینت کا ذریعہ ہوتا ہے اس طرح مرد اور عورت دراصل باہم ایک دوسرے کا حسن و جمال ہوتے ہیں۔ لباس موسم کے سرد گرم اثرات سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اسی طرح مرد اور عورت جیسے بھی زندگی میں اتار چڑھاؤ آئیں ہر طرح کے حالات میں لباس کی مانند ایک دوسرے کا ساتھ دیں اور باہم مل جل کر زندگی کی گاڑی کو خوش اسلوبی سے منزل تک پہنچائیں۔ بھوک اور افلاس ہو یا خوش حالی اور فراغ دستی، بیماری اور نقصانات ہوں یا صحت و عافیت کے ساتھ دنیا کی نعمتوں کی فراوانی دونوں ایک دوسرے کی مشکلات اور مسائل کو باہم مل جل کر حل کریں۔ یہ تعلق باہمی الفت و محبت اور ہمدردی اور غم گساری کا ہے اس میں حقوق و فرائض کی کوئی فہرست لے کر بیٹھ جانا اور ایک دوسرے سے اپنے حقوق نہ ملنے یا فرض ادا نہ کرنے کی شکایت کرتے رہنے کا رویہ کسی بھی خاندان یا گھر کے ماحول کو خوش حال یا خوش گوار نہیں رکھ سکتا۔ یہاں ایک دوسرے کیلئے انتہا درجے کی محبت کے ساتھ ایثار و قربانی کے جذبوں کی ضرورت ہوتی ہے، لباس جسمانی عیوب پر بھی پردہ ڈال دیتا ہے اور صاحبِ لباس کو دوسروں کی نظر میں خوش نما اور جاذب نظر بنا ڈالتا ہے۔ مرد اور عورت بھی ایک دوسرے کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دیں اور اچھائیوں کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں۔ کوئی بھی انسان کامل نہیں ہو سکتا۔ کامل انسان تو صرف انبیاءؑ ہی تھے اس لئے نبی ﷺ نے خصوصی طور پر مرد حضرات کو یہ نصیحت فرمائی ہے:

''کوئی مرد کسی عورت کی کمزوری کی وجہ سے اس سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کا کوئی عمل ناپسند ہوگا تو دوسرے بہت سے عمل

پسندیدہ بھی ہو سکتے ہیں۔''

اس لئے زندگی میں ہمیشہ اس اصول کو مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ خامیوں کے بجائے خوبیوں اور منفی کے بجائے مثبت چیزوں پر نظر رکھی جائے اور کمزوریوں کو نظر انداز کیا جائے البتہ بعض منفی چیزیں ایسی ہیں جن کو ہمارے دین میں سخت معیوب سمجھا جاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کے بارے میں سخت رویہ اختیار فرمایا ہے وہ اخلاقی عیوب ہیں، مثلاً کسی کی بیوی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہو اور مرد جانتے بوجھتے اس سے صرفِ نظر کرے تو ایسے مرد کو دَیوّث (بے غیرت) قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح عورت کا بھی یہ دینی اور اخلاقی حق بنتا ہے کہ اگر اس کا خاوند غیر عورتوں سے تعلقات رکھتا ہو تو وہ اس کی مذمت کرے اور اس کے ازالے کیلئے جو ممکنہ صورتیں ہوں ان کو اختیار کرے۔ دین کے معاملے میں بھی مرد اور عورت ایک دوسرے کی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور بروقت ان کو دور کرنے کی حکیمانہ کوشش کریں، مثلاً نماز میں کوتاہی یا عورت کی بے پردگی وغیرہ۔ ایک دوسرے کے عیوب پر پردہ ڈالنا اسلام میں نہایت پسندیدہ عمل ہے۔ عیوب پر پردہ ڈالنے کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈال دیا اللہ بھی قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈال دے گا۔''

بیوی خاوند بالخصوص ایک دوسرے کی کمزوریوں کا کبھی بھی ایک دوسرے کے سامنے ذکر نہ کریں۔ بعض لوگ رات کی تنہائی کے معاملات کو بھی محفلوں میں بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے نبی ﷺ نے شدید وعید سنائی ہے اور ایسے لوگوں کو بدترین لوگ قرار دیا ہے۔ بعض لوگ گھروں کے اندر یا باہر اپنی بیویوں سے ہتک آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ خود تو چاہتے ہیں کہ بیوی ان کے سامنے ایک باندی کی طرح ہاتھ باندھ کر حاضر رہے ان کے شاہانہ یا عیاشانہ مزاج کا خاص خیال رکھے لیکن صاحب بہادر کبھی بھی اپنی بیوی کے جذبات و احساسات کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اس رویئے کی وجہ سے بہت سے خاندان برباد ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ دین اسلام نے جہاں عورتوں پر مردوں کے حقوق کا ذکر کیا ہے وہاں مردوں پر بھی عورتوں کیلئے وہی حقوق رکھے ہیں۔ اسوۂ رسول ﷺ میں ہمارے لئے بہترین رہنمائی موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بہترین گھرانہ وہ ہے جس میں عورتوں سے اچھا سلوک کیا جائے اور میں تم سب سے زیادہ عورتوں سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔''

جب عورتوں نے مردوں کی طرف سے مار پیٹ کے بعض واقعات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں (یا فرمایا وہ برے لوگ ہیں)۔''

ترمذی کی ایک روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو اور سب سے اچھا اخلاق اس کا ہے جو عورتوں کے حق میں اچھا ہو۔''

ابوداؤد کی ایک روایت ہے۔ امیر معاویہؓ نے عرض کیا رسول ﷺ! عورتوں کے ہمارے ذمہ کیا حقوق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب کھانا کھاؤ تو انہیں بھی کھلاؤ، جب لباس پہنو تو انہیں بھی پہناؤ، ان کے چہرے پر نہ مارو، بری باتیں نہ کہو اور گھر کے اندر کے

سو قطع تعلق نہ کرو۔''

عورتوں کو اردو ادب میں ''صنف نازک'' سے تشبیہ دی گئی ہے اور عورت بہرحال زیردست ہوتی ہے۔ مردوں کو اللہ نے گھر کا منتظم بنایا ہے اور ظاہر ہے کوئی بھی ادارہ کسی منتظم کے بغیر نہیں چل سکتا۔ مرد قرآن کی اصطلاح ''قوام'' کو اپنا حق نہ سمجھیں۔ دراصل قوام کا مطلب کفیل اور ذمہ دار ہوتا ہے۔ ذمہ داری اور سرپرستی دراصل بڑی مسئولیت ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''مرد اپنے اہل وعیال کے بارے میں اللہ کے حضور جوابدہ ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور بچوں کے متعلق جوابدہ ہے۔''

اگر ہر فریق کو آخرت کی اس جوابدہی کا احساس ہو تو معاملات کو درست رکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید میں شادی شدہ مرد کو محصن اور عورت کو محصنہ قرار دیا ہے یعنی اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے۔ گویا عقدِ زواج کے ذریعے مرد ایک ایسی چاردیواری تعمیر کرتا ہے جہاں مرد اور عورت دونوں اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ حفاظت دین کی رُو سے شادی کا اولین اور سب سے بڑا مقصد ہے۔ مغربی معاشرے نکاح کے بندھن سے آزاد ہو کر جس طرح آزادانہ شہوت پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں اس کی وجہ سے وہاں خاندان بکھر چکے ہیں۔ عصمتوں کی حفاظت اور حسب ونسب کی پہچان ناپید ہو چکی ہے۔ کسی عقل مند کا قول ہے کہ آج اگر کسی کی تنخواہ کے متعلق پوچھا جائے تو وہ اس کا برا مناتا ہے اور کل وہ وقت آئے گا کہ کسی کی ولدیت پوچھی جائے گی تو وہ اس کا برا منائے گا۔ مغربی معاشرے کا بالکل یہی حال ہے۔ امریکہ میں 8 کروڑ کنواری مائیں پائی جاتی ہیں۔ ایڈز سے متاثرہ خواتین 3 کروڑ 37 لاکھ، آبروریزی کے روزانہ 5 سے 6 ہزار کیس ہوتے ہیں۔ یہ 10 سال پرانے اعداد وشمار ہیں۔ پاکستان کا دورہ کرنے والی ایک امریکی خاتون جولیانا رابرٹ لکھتی ہیں:

پاکستان میں بیوی خاوند کے درمیان ذمہ داریوں کی تقسیم امریکی خواتین کا سہانا خواب ہے۔ میری ماں، میری ساس، میری نانی اور دادی چاروں اولڈ ہومز میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہ تھا۔''

امریکہ، کینیڈا اور پورے یورپ کا یہی حال ہے۔ ان معاشروں میں عورت کو سرِ بازار ننگا کر دیا گیا ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ بلیڈ اور شیونگ کریم کی تشہیر کیلئے بھی عورت کی عریاں تصویر فحاشی اور عورت کی بے توقیری کی زندہ مثالیں ہیں۔ دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے لیکن صد افسوس کے بہت سے مسلمانوں کو اس نعمتِ عظمیٰ کا احساس اور ادراک وشعور نہیں اور ایسے مرد اور عورتیں مغرب کی آوارگی اور بے حیائی کی طرف دوڑ رہے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو وہاں پہنچ کر سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں۔ ہمیں جان لینا چاہیے کہ ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہمارے دین کی الہامی تعلیمات ہیں۔ ان تعلیمات سے روگردانی دنیا اور آخرت کی بربادی ہے۔ ازدواجی زندگی کو کامیاب اور خوشگوار بنانے کیلئے قرآن وسنت اور اسوۂ رسول ﷺ سے چند موتی قارئین کی خدمت میں پیش کروں گا جن کی رہنمائی میں ہم اپنی ازدواجی زندگیوں کو کامیاب بنا سکتے ہیں اور ہمارے گھر سکون واطمینان کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے ایک فرمان کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

''شیطان اپنا تخت بچھاتا ہے اور اس کے چیلے جمع ہو کر اپنی کارگردگی کی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے دو افراد کو

باہم لڑا دیا حتیٰ کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ کوئی کہتا ہے میں نے فلاں کو شراب یا زنا کی طرف مائل کر دیا، **علیٰ ھذ القیاس**...... ایک کہتا ہے میں نے بیوی خاوند میں پھوٹ اور جدائی ڈال دی تو شیطان کھڑے ہو کر اس کی پیشانی کو بوسہ دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو نے سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔''

محترم قارئین! اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ شیطان کا سب سے کارگر وار مرد اور عورت کے باہمی تعلق میں پھوٹ ڈالنا ہے اس لئے کہ اسی تعلق سے خاندان، گھر اور معاشرہ قائم رہتا ہے۔ یہ تعلق جتنا مضبوط اور مستحکم ہوگا اتنی ہی انسانی معاشرے کی بنیادیں مستحکم ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس تعلق کو جوڑنے، قائم اور مضبوط رکھنے بلکہ خوش گوار بنانے کیلئے قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ میں تفصیلی رہنمائی موجود ہے۔ سورۃ النساء، سورۃ التحریم اور سورۃ الطلاق کا مرکزی موضوع یہی تعلقات اور ان کا استحکام ہے اس کے علاوہ بھی قرآن میں دیگر مقامات پر بعض معاملات میں رہنمائی کی گئی ہے۔

زوجین ہمیشہ شیطان کے حملوں سے خبردار رہیں۔ یہ حملے آج کے دور میں مختلف فتنوں کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ بعض مرد اور عورتیں شیاطین کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں اور بڑے ہی غیر محسوس طریقوں سے دوسروں کے گھروں کا سکون برباد کرتے ہیں۔ جدید میڈیا نت نئے فتنوں کے دروازے کھول رہا ہے جن کا شکار لوگ غیر محسوس طریقوں سے ہو رہے ہیں۔ آزاد خیالی بھی گھروں اور خاندانوں میں فتنوں کا سبب بن رہی ہے۔ دولت کی چکا چوند نے بھی بہت سے گھروں کو برباد کر دیا ہے۔ دین سے دوری اور آخرت کی تیاری سے بے نیازی گھروں اور ازدواجی زندگی کو بگاڑنے کا ایک بڑا سبب ہے۔ شیطان کے شرور اور فریب سے بچنے کا واحد راستہ قرآن اور سنت کے شیلٹر کے نیچے پناہ گزیں ہونا ہے۔ اگر ہم دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی اور زندگی میں حقیقی سکون کے خواہش مند ہیں تو قرآن وسنت کو زندگی کا رہنما بنائیں اور جو رہنمائی وہاں سے حاصل ہو اس پر عمل کریں۔